مدیر کے نام

ڈاکٹر طارق محمود 'بدین

ویسے تو جنرل پرویزی دور کے ترجمان القرآن میں لکھے گئے تمام اشارات اہم ہیں مگر 'پاکستان فیصلہ کن دوراہے پر' نے نہ جانے کیوں البدر، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا، سونار بنگلہ، چہرے جیسی (کتابیں نہیں بلکہ) تاریخی دستاویزات کی یاد دلا دی۔ مجھے زمینی حقائق کو دیکھتے ہوئے آپ کے 'اشارات' بروقت نہیں بلکہ وقت سے پہلے ایک تاریخی دستاویز بنتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں مزید وسعت اور قلم کو مزید بااثر بنائے۔ اس دوراہے سے پوری قوم متحد ہو کر ہی نکل سکتی ہے۔

پہلے سندھ کے لوگوں کو فوج سے نفرت یا ناپسند کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ میرا تعلق سندھ سے ہے لیکن میں نے پاکستان کے ہر صوبے اور علاقے میں کئی کئی برس گزارے اور حالات و مزاج دیکھے ہیں۔ کاش! سندھ کے اس وقت کے جذبات کو حقیقی آئینے میں دیکھ کر فوج کو ان کی حدود تک محدود کرنے کا بندوبست کر دیا جاتا تو آج سرحد' بلوچستان اور پنجاب کے علاقوں میں اس قدر شدید نفرت نہ دیکھی جاتی جو سندھ کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ اور خطرناک حد تک بڑھتی جارہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو محفوظ رکھے اور قوم کو زندہ قوم کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین!

ملک عبدالرشید عراقی 'گوجرنوالہ

'پاکستان، فیصلہ کن دوراہے پر' (اگست ۲۰۰۷ء) میں جن تین اہم واقعات (لال مسجد' جامعہ حفصہ اور چیف جسٹس آف سپریم کورٹ کی بحالی کا فیصلہ) پر دلائل و براہین کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے' اس سے صورت حال پوری طرح واضح ہوگئی اور حکومت کے غلط اقدامات پر کاری ضرب لگائی گئی ہے۔ ان تینوں واقعات کے بارے میں حکومت نے جو رویہ اختیار کیا وہ کسی لحاظ سے بھی درست نہیں تھا۔

محمد شکیل 'ٹوبہ ٹیک سنگھ

'اسلامی ریاست میں دعوت و جہاد کا منہج' (اگست ۲۰۰۷ء) تحریکِ شریعت محمدی' جامعہ حفصہ اور دیگر اسلام کے غلبے کی خواہش مند تحریکوں کے پس منظر میں نہایت برمحل اور فکر انگیز ہے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اسلام کے غلبے کے خواہش مند دیگر بہت سی باتوں کے علاوہ ابھی تک 'طریق انقلاب' پر بھی متفق نہیں ہوسکے۔ تحریکِ اسلامی کی جدوجہد کو محض سیاسی کہہ کر استخفاف کیا جاتا ہے۔ مؤلف نے اپنی بات کو کتاب و سنت کے حوالوں سے مستند و مزین کیا ہے۔